گیت

گیت

گیت ہندی شاعری کی صنف ہے جو اردو میں بھی بہت مقبول ہے۔گیت کی زبان سادہ اور عام فہم ہوتی ہے۔ عام طور پر گیت میں مقامی زندگی کو موضوع بنایا جاتا ہے۔ گیتوں کا تعلق موسموں،فصلوں اور مختلف رسموں سے زیادہ ہے۔شادی بیاہ کے گیت بھی بہت مقبول ہیں۔ زبان اور آہنگ کے اعتبار سے گیت میں دل کے تاروں کو چھو لینے والی کیفیت ہوتی ہے۔ گیت کی فضا رومانی ہوتی ہے۔موسموں کے رنگ، پیار کی ترنگ، زندگی کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں‘ الجھنیں اور معاشرے کے مختلف روپ‘ یہ تمام چیزیں مل کر گیت کو بہت دل چسپ بنا دیتی ہیں۔

اُردو کے گیت نگاروں میں عظمتؔ اللہ خاں،اخترؔ شیرانی، حفیظؔ جالندھری، آرزوؔ لکھنوی، شادؔ عارفی، میرا جیؔ، مخدومؔ ،سلامؔ مچھلی شہری ،راجہؔ مہدی علی خاں،قتیلؔ شفائی،جمیلؔ الدین عالی، ندؔا فاضلی اور زبیر رضوی وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

شادؔ عارفی

(1900–1964)

شادؔ عارفی کا وطن رام پور، (یوپی) تھا۔ شادؔ عارفی نے شاعری کا جو اسلوب اختیار کیا اس میں تیکھے پن، طنز اور تلخی کے عناصر بہت نمایاں ہیں۔ ان کا اسلوب سادہ اور سپاٹ ہے جس میں بے تکلفی اور طنز پایا جاتا ہے۔ ان کی غزل ایک نئے جمالیاتی احساس کا پتا دیتی ہے۔ نئی غزل کے اوّلین نشانات جن شاعروں کے یہاں ملتے ہیں، ان میں شادؔ کا نام بھی شامل ہے۔ زندگی سے ان کا رشتہ ہمیشہ حریفانہ رہا۔ زندگی کی طرح ان کی شاعری میں بھی مزاحمت کا عنصر بہت واضح ہے۔ ان کے مجموعے 'شوخیِ تحریر' اور 'سفینہ چاہیے' جدید نظم و غزل کے نمائندہ مجموعوں میں شامل ہیں۔

غزل کے علاوہ شادؔ عارفی کے گیت بھی اہم ہیں، انھوں نے مختلف موضوعات پر گیت کہے ہیں۔

5188CH27

یہ ہماری زبان ہے پیارے

یہ ہماری زبان ہے پیارے　　شعر و نغمہ کی جان ہے پیارے
اک بڑی داستان ہے پیارے

لشکروں کی، حکومتوں کی قسم　　کاروباری سہولتوں کی قسم
تاجرانہ ضرورتوں کی قسم

تھی یہ آپس کے میل جول کی بات　　اس میں شامل ہے دیس دیس کی بات
قیدِ مذہب نہ شرط قوم نہ ذات

اس میں لہجے کی خوشگواری ہے　　لفظ و معنی کی پاس داری ہے
سب کی ہمدم ہے سب کی پیاری ہے

دل کو چھوتے ہیں اس کے میٹھے بول　　نہ تنافر کہیں نہ حشو نہ جھول
اس کی محفل کے سب رتن انمول

رفتہ رفتہ جنم لیا اس نے　　ہر سبق بیش و کم لیا اس نے
ریختہ بن کے دم لیا اس نے

تازہ دم ہو کے برِبنائے سکوں　　مسئلے حل کیے، لکھے مضموں
اور اپنا لیے علوم و فنوں

علم و فن پر عبور ہونے سے　　ناتمامی کے دُور ہونے سے
برتری کا شعور ہونے سے

اب دھنش کے سمان ہے اُردُو اب ترنگا نشان ہے اُردو
اب ہماری زبان ہے اُردو

(شآد عارفی)

مشق

سوالات

1۔ گیت کے پہلے اور دوسرے بند میں شاعر نے اردو زبان سے متعلق کن باتوں کا ذکر کیا ہے؟
2۔ لہجے کی خوش گواری اور لفظ ومعنی کی پاس داری سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3۔ آخری بند میں شاعر نے اردو زبان کے لیے کیا کیا مثالیں پیش کی ہیں؟